OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April-June-2024
Vol: 9, Issue: 34
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

اردو نعت میں اقتباس حدیث کی روایت کا تحقیقی مطالعہ

The Research Styudy of Tradition of Hadith Quoting in Urdu Naʿat

Muhammad Shahzad Mujaddidi
PhD Scholar,Department of Islamic thought & civilization,UMT Lahore: msmujaddidi@yahoo.com

Abstract:

The formal inception of praiseful poetry commenced from the Arabic language and then Persian, Urdu, Punjabi, Sanskrit, Hindi, eastern and other languages have been influenced by this sacred genre. Therefore, the influence of Arabic literature and culture has also been transferred. Similarly, the basic source of Islamic law, the Quran and Hadith, have also been used by Naat poets in every age, Some of the Scholars and proficient not only taught the subjects/disciplines of the Prophet's hadith directly in their work but also mentioned quotes from the hadiths, literally and semantically. Some professional Naat poets have even utilized the hadith word by word in their praiseful verses. The research paper under revision is an attempt to explore the Natia poetry as...., which further illustrates the prototypes of Arabic, Persian and Urdu Natia poetry in different eras in which the hadiths of the Prophet ﷺ are quoted completely or sparingly.

Keywords : Praiseful poetry, Hadith, quotation, Urdu.

اہل شعر وادب کا ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے کام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے تلمیح، اشارہ، تشبیہ اور استعارہ کا سہارا لیتے رہے ہیں ۔ایسے ہی کبھی من و عن آیت قرآنی یا حدیث نبوی ﷺ کو بھی اپنے شعر میں ضم کر کے اپنی بات کو مزید پر اثر اور مستند بنایا کرتے ہیں۔کسی بلند مرتبہ اور معروف تاریخی شخصیت کے حامل شخص کا قول یا حکایت اپنے منظوم کلام میں ڈھال کر بیان کرنا بھی اہل شعر وادب کی روایت اور طریقہ رہا ہے۔انبیائے متقدمین، فلاسفہ یونان اور دیگر اکابر حکماء کے اقوال حکمت نظم و نثر میں ہمیشہ حوالہ بنتے چلے آرہے ہیں۔بلکہ بعض اوقات تو ایسے مصرعے ضرب المثل کا درجہ اختیار کر جاتے ہیں ۔ عربی، فارسی

،اردو اور بعض علاقائی زبانوں میں بھی اقتباس قرآن وحدیث پر مبنی اشعار بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جبکہ تقدیسی شاعری خصوصاً نعتیہ ادب میں اس کی مثالیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں ۔پیش نظر تحقیقی کاوش اردو نعتیہ شاعری میں اقتباس حدیث پر مبنی کلام کا ایک اجمالی اور طائرانہ جائزہ ہے۔ عربی وفارسی زبان وادب پر مکمل قدرت اور علوم حدیث پر فنی دسترس رکھنے والے بزرگ شعراء ہی اس پل صراط سے کامیابی کے ساتھ پار اترے ہیں۔ بطور تمہید وامثلہ چند اشعار مثنوی معنوی اور کلام اقبال سے پیش خدمت ہیں:

چنانچہ مولانا جلال الدین رومی کے دو اشعار اقتباس بالحدیث کے حوالہ سے لائق ملاحظہ ہیں:

؎ بشنواز اخبارِ آن صدر الصّدور لَاصَلوة ثمّ الّا بالحضُور

ترجمہ:۔اس سب سے بڑے مسند نشین (حضور پاک) کی حدیثوں میں سے حدیث سن لو کہ نماز حضور قلب کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ مطلب: نماز میں صفائی قلب اور محویت تام کی اہمیت کا بیان۔[1]

اشارہ: لَاصَلوة الّا بحضُورالقلب۔ یعنی حضور قلب کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

اس عبارت کا مضمون احیاء العلوم میں مذکور مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق ہے:۔

لَا یَنْظُر اللهُ اِلٰی صَلَوة لَا یُحْضِرُ الرَّ جُلُ فِیْهَا قَلبَهُ مَعَ بَدَنِهِ۔

اللہ تعالیٰ اس نماز کی طرف نہیں دیکھتے جس میں انسان اپنے بدن کے ساتھ اپنے دل کو بھی حاضر نہیں کرتا۔

ایک اور جگہ " النوم اخ الموت" کو آپ نے یوں منظوم کیا:

؎ اسپ جانہا را کند عاری ز زین سِرّ النّوم اَخ الْمَوت است این

ترجمہ: رُوحوں کے گھوڑوں پر سے (علائق دنیا) کے زین کو اتار ڈالتا ہے (یعنی خواب میں انکو جسمانی قیود سے آزاد کر کے کھلا چھوڑ دیتا ہے) اور یہی بات مطلب ہے اس حدیث کا کہ نیند موت کی بہن ہے۔[2]

علامہ اقبال کے کلام میں بھی ایسی مثالیں عام ملتی ہیں:

---

[1]۔ عبداللطیف، محمد، احادیث مثنوی (اردو ترجمہ) ،۱۱، طبع پیکیجز لمیٹڈ، شارع رومی، لاہور، 1975ء۔

Abdul Latīf, Muḥammad, Aḥādīs e Masnavi (Urdu tarjuma), 11, taba, Packages Limited, Shari Rumi, Lahore.

[2]۔ ایضاً

Ibid

؎ لاتسبُّوا الدَّھرْ فرمان نبی ست زندگی از دہر و دہر از زندگی ست[3]

؎ "آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت رُوئے زیبارا" ہے سماں "الفقر فخری" کا رہا شانِ امارت میں[4]

ہماری تقدیسی شاعری خصوصاً نعتیہ ادب میں اقتباس آیات و حدیث کا بڑا رجحان رہا ہے کیوں نہ ہو کہ خود افصح العرب اور صاحب جوامع الکلم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کے بعض شعراء کے مصرعوں کو اپنے کلام کا حصہ بنایا ہے اور نہ صرف داد و تحسین بلکہ تائید و تصدیق بھی فرمائی ہے۔ تو پھر رسول مکرم ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے نکلنے والے دُرر و جواہر کیسے نہ منظومات و قصائد کی لڑیوں میں سلیقہ مندی سے پروئے جاتے۔ ارشادات رحمت عالم ﷺ اپنے پر شکوہ بیان، کمال تاثیر، فصاحت و بلاغت اور انتہا درجے کی جامعیت کے باعث بے ساختہ دنیا بھر کے ادبی شہ پاروں میں بطور اقتباس کبھی لفظ بہ لفظ اور کبھی معنی و مفہوم کی شکل میں جگمگاتے اور نور لٹاتے دکھائی دیتے ہیں۔ خصوصاً آپ ﷺ کے منظوم شمائل، سیرت اور نعتیہ شاعری میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔

اقتباس کے لغوی واصطلاحی معانی

اہل فن کے نزدیک اقتباس یا تضمین قائل یا مصنف و شاعر کا کسی دوسرے اہم متن سے لفظی و معنوی استفادہ کرتے ہوئے اس کے کسی جزء کو اپنے خطاب یا نثر و نظم کا حصہ بنانا۔ اہل لغت لفظ اقتباس کو چراغ سے چراغ جلانے کے معنی میں لیتے ہیں۔ بعض نے الاؤ سے آگ حاصل کرنے اور علمی استفادہ کے معانی میں بھی لکھا ہے۔ چنانچہ المنجد میں "مادہ قبس" کے تحت مندرج ہے:

آگ کو بصورت شعلہ لینا، قبس النار، آگ جلانا، قبس العلم، علم سے فائدہ اٹھانا وغیرہ۔[5]

علامہ سید شریف الجرجانی اقتباس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[3]۔ اقبال، محمد، علامہ، کلیات اقبال و اسرار رموز (فارسی)، 72، طبع، شیخ غلام علی اینڈ سنز، انارکلی، لاہور ۱۹۷۵۔
Iqbāl, Muḥammad, Allama, Kuliyāt e Iqbal o Isrār e ramooz (Farsi), 72, taba, Shiekh Gulām Ali and Sons, Anārkali, Lahore.

[4]۔ اقبال، محمد، علامہ، کلیاتِ اقبال، اردو، 207، طبع، اقبال اکیڈمی پاکستان، لاہور۔
Iqbāl, Muhammad, Allama, Kuliyāt e Iqbāl, Urdu, 207, taba, Iqbāl Academy Pakistan, Lahore.

[5]۔ لوئس معلوف، المنجد، 772، طبع، دار الاشاعت، کراچی 1994ء۔
Louis Malouf, Al Munjid, 772, taba, Dar Al Isha'at, Karachi 1994.

ان یضمن الکلام نثرا کان او نظما ،شیئا من القرآن او الحدیث کقول شمعون فی وعظه :یا قوم اصبروا علی الحرمات و صابروا علی المفترضات و راقبوا با لمراقبات ،واتقوااللہ فی الخلوات
و کقوله: و ان تبدلت بنا غیرنا فحسبنا اللہ و نعم الوکیل

ترجمہ: یعنی نظم و نثر پر مشتمل کلام میں قرآن یا حدیث سے کچھ الفاظ مستعار لینا، جیسا کہ شمعون اپنے وعظ میں کہتا ہے: اے لوگو! حرام چیزوں پر صبر کرو اور فرائض پر ثابت قدم رہو اور اہم امور کی نگرانی رکھو اور تنہائی میں اللہ سے ڈرو۔ اور شعر میں اس کا قول ہے: اگر ہمارے غیروں کا رویہ ہم سے بدل گیا تو پھر ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔[6] علامہ مناوی اقتباس کی اصلی و عرفی تعریف کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

والا قتباس أصله: طلب القبس وهو الشعلة ، ثم استعير لطلب العلم والهداية ومنه (أُنظُرُونا نَقْتَبِسْ) (الحدید:۱۳) ۔وهو عرفا: تضمين الكلام نثرا أونظما شيئامن قرآن أوحديث۔[7]

معروف فارسی لغت دان مولوی غیاث الدین رقم طراز ہیں:

اقتباس: بالکسر آتش گرفتن چراکہ مصدر ست ماخوذ از مادہ قبس کہ بفتحتین بمعنی آتش پارہ است و نیز لفظ اقتباس بمعنی نور گرفتن و باصطلاح اہل علم بدیع اند کے از قران یا حدیث در عبارت خود آوردن بے اشارت از کنز و بعضے رسائل۔[8]

اردو کی اہم لغوی کتاب لغات کشوری میں اقتباس کے تحت درج ذیل وضاحت مندرج ہے:

اقتباس: بتی روشن کرنا، روشنی لینا، نور چننا، کسی سے علم سیکھنا، آگ لینا، فائدہ حاصل کرنا، کسی کے کلام کو اپنے کلام میں بدون ذکر اُس کے نام کے درج کر لینا۔[9]

---

[6] ۔الجرجانی، شریف، سید، کتاب التعریفات، 26، طبع، بیروت لبنان۔
Al Jurjānī, Shareef, Sayyed, Kitāb ut Tarifāt, 26, taba, Beirut, Lebanon.

[7] ۔المناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین، زین الدین محمد، (ت 1031ھ) التوقیف علی مھمات التعاریف، 81، طبع، عالم الکتب، القاہرہ، 1990ء۔
Al Manāwī, Abd ar Raouf Bin Taj ul Aarifeen, Zain ud Din Muhammad, Al Tawqīf ala Muhimat al Ta'arīf, 81, taba, Aalim al kutub, Al Qahira, 1990.

[8] ۔ غیاث الدین، محمد، مولانا، غیاث اللغات مجیدی، 43، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک، کراچی۔
Giyās ud Din, Muhammad, Mawlanā, Giyas ul Lugāt Majeedi, 43, taba, H-M Saeed company, Adab Manzil Pakistan Chowk, Karachi.

[9] ۔ تصدق حسین رضوی، مولوی، سید، لُغات کشوری، 36، طبع، نامی منشی نول کشور، لکھنؤ۔
Tasaduq Ḥussain Rizwī, Maulvī, Sayyed, Lugaat e Kashurī, 36, taba, Nami Munshi Naval Kishor, Lakhnau.

معروف انگریزی اردو لغت ’’Practical English-English Urdu Dictionary ‘‘میں اقتباس کے تحت درج ذیل تصریحات موجود ہیں:[10]

اقتباس ، انتخاب (11) excerpt (ek-se*pt) n.extract (from نکالنا ، زور لگا کر extract v.t. (ek-strakt) v.t.1.pull out (tooth, Bullet, etc., from the body) نکالنا، (12) with effort, (13) کی بات دہرانا، (کا) قول پیش کرنا Quote (kwoht) v.t

قرآن وحدیث سے اقتباس کا شرعی حکم:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ غالباً پہلے عالم دین ہیں جنہوں نے اس مسئلہ میں مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔اس مختصر رسالے کا عنوان ”رفع الباس و کشف الالتباس فی ضرب المثل من القرآن و الاقتباس“ ہے۔[11] میں شامل اس رسالہ کے علاوہ بھی علامہ سیوطی نے اپنی تحریروں میں اس موضوع پر تسلی بخش کلام فرمایا ہے۔آپ نے علماء مذاہب اربعہ کا اقتباس فی النثر میں اتفاق نقل کرتے ہوئے احادیث نبوی ﷺ ،آثار صحابہ اور اپنے زمانے تک علماء سے اس کی تائید و تصویب میں دلائل و اقوال بھی نقل فرمائے ہیں۔

تفسیر بیضاوی پر اپنے مبسوط حاشیے میں امام سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اگر کہا جائے کہ بعض معاصرین نے اقتباس کا ان الفاظ میں انکار کیا ہے کہ ”الفاظ قرآن، غیرِ قرآن کا صیغہ نہیں بن سکتے تو ایسا ان لوگوں نے صرف نصوص قرآنی سے اپنی جہالت کی بنا پر کہا ہے۔ جبکہ بلا شبہ خود نبی کریم ﷺ نے متعدد مرتبہ ایسا کیا ہے جیسے کہ حدیث میں مروی ہے اور صحابہ و تابعین اور علماء متقدمین و متاخرین سے ثابت ہے۔اور کتب فقہ میں بھی اس کے جواز پر ٹھوس دلائل موجود ہیں۔قرآنی اقتباس کے جواز پر مبنی دلائل میں ایک وہ بھی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ خیبر میں داخل ہوئے تو یوں فرمایا:"الله اكبر ،خربت خيبر،انا انزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين “۔[12]

---

[10] - Practical English-English Urdu Dictionary, Bashir A. Qureshī, Kitabistan Publishing Co. 38-Urdu Bazar Lahore

[11]۔سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، (ت 911ھ)، الحاوی للفتاوی، 267/1، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، 2005ء
Suyutī, Jalāl ud Din, Abdur Reḥman Bin Abi Bakr, Al Ḥāwī lil Fatāwā, 1/267, taba, Dar al Kutb Al Arbī, Beirut, Lebanon.

[12]۔القشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح الجامع، کتاب الزہد والرقائق، باب لایلدغ المومن، طبع، مکتبہ الصعدیہ، بیروت، حدیث :7498۔
Al Qusherī, Muslim Bin Ḥajjāj, Al sahih al Jāmi, kitāb al zuhd o alraqāiq, bab la yaldagh al mumin, taba, Maktab al Sa’dia, Beirut, Hadith:7498.

آپ ﷺ نے اللہ کے فرمان: " فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔ "[13] سے اقتباس فرمایا تھا۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمہ اس حدیث کو نقل کر کے کہتے ہیں:

"یہ قرآن سے اقتباس کے جواز کی دلیل ہے اور ایسے دلائل کثیر ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ روایات میں اقتباس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں جبکہ اسے ناپسندیدہ کہنے والے کا اعتبار نہیں ہے۔ جب قرآن سے اقتباس جائز ہے تو حدیث سے اقتباس بدرجہ اولی جائز ہوگا۔"

امام سیوطی "الاتقان" میں لکھتے ہیں: ابن حجر کی " شرح بدیعیہ" میں ہے کہ اقتباس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مقبول ۲۔ مباح ۳۔ مردود

پہلی جو خطبات اور مواعظ اور معاہدات میں ہوتی ہے۔ دوسری جو نظم و قصائد، رسائل اور قصص میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ تیسری دو طرح کی ہے، ایک وہ آیات جن میں اللہ تعالی نے امور کی نسبت اپنی طرف کی ہے۔ جیسا کہ بنو مروان کے بعض حکام کے بارے میں وارد ہے کہ جب ماتحت انسان کی شکایت کی گئی تو اس نے جوابا کہا: "ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم" ایسے ہی بعض لغو اشعار میں الفاظ قرآنی سے اقتباس و تضمیر نعوذ باللہ من ذالک ناجائز و مکروہ ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ تقسیم بہت ہی بہتر ہے۔ "قلت :و ھذا التقسیم حسن جدا و بہ اقول۔ یعنی میرے نزدیک یہ تقسیم نہایت شاندار ہے اور میرا ابھی یہی موقف ہے۔"[14]

چنانچہ لکھتے ہیں کہ قرون اولی سے ہی اسلامی ادب نثر ہو یا نظم، وعظ ہو یا خطبہ، غزل ہو یا قصیدہ اہل عرب و عجم نے اقتباس قرآن وسنت سے مستفید ہوتا چلا آرہا ہے۔ عالم اسلام میں بولے جانے والی ہر بڑی زبان کے ادبی عالم میں اس کی مثالیں تواتر و کثرت سے مل جاتی ہیں۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ آخر میں خلاصہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اس کا حاصل یہ ہے کہ قرآن سے بطور مثال کچھ نقل کرنا یا نثر میں اس سے اقتباس کرنا بالاتفاق جائز ہے جبکہ شعر میں اس سے اقتباس میں اختلاف ہے جبکہ اکثریت نے اس کو جائز رکھا ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے جن میں

---

[13]۔ الصافات، آیت: 177۔ al-Qur'ān,37:177

[14]۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، 112/1، طبع، سہیل اکیڈمی، لاہور۔
Suyutī, Jalāl ud Din, Al Itqan Fi Uloom Al Quran, 1/112, taba, Suhail Academy, Lahore.

رافعی وغیرہ شامل ہیں۔البتہ امام نووی اور بہاءالدین ابن سبکی دونوں نے اسے بطور تقوی ناپسند رکھا ہے نا کہ بطور حرمت اور میں شوافع میں سے کسی ایک عالم کو بھی نہیں جانتا جس نے اسے بطور حرمت نقل کیا ہو۔"[15]

گویا نثر و نظم دونوں میں قرآن و حدیث سے لفظی و معنوی اقتباس جائز و درست بھی ہے اور اکثر علماء، واعظین، شعراءوادباء کا معمول بھی رہا ہے۔

حدیث میں اقتباس شعر کی مثال:

نبی کریم ﷺ نے اچھے شعر کو حکمۃ فرمایا ہے، لہٰذا خود بھی اپنے جوامع الکلم سے بعض اشعار حکمت آمیز کو زینت بخشی ہے، احادیث صحیحہ میں اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ شاعر کے شعروں میں یہ مصرعہ سب سے زیادہ سچا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے سوا باطل (فانی) ہیں۔[16]

حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا شمار دور جاہلیت کے چوٹی کے شعراء میں ہوتا تھا، سیدنا لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو شعر کہنا چھوڑ دیا جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ قرآن کریم کے ہوتے ہوئے شعر کی کیا ضرورت ہے۔اور یہ مصرع آپ کے ایک قصیدے کا ہے جس کا مطلع درج ذیل ہے:

الا تسالانِ المرء ماذا يحاولُ　　　أنَحب فيُقضىٰ أم ضَلال و باطلُ

اردو نعتیہ شاعری میں اقتباس حدیث:

اردو نعتیہ شاعری چونکہ عربی وفارسی کے زیر سایہ پروان چڑھی ہے لہذا اس کی نظم و نثر میں ان زبانوں کی ادبی روایات کا اثر بہت نمایاں ہے۔حمد و مناجات، مرثیہ، اور دوسری سوانحی و تقدیسی شاعری کی طرح اردو نعتیہ شاعری میں بھی اقتباس قرآن و حدیث پر مبنی اشعار بکثرت ملتے ہیں۔اردو نعت نگاری میں اکثر علماء اور دینی ذوق کے حامل حضرات چونکہ نمایاں ہیں لہٰذا ان کے ہاں اقتباس حدیث کا رجحان نسبتاً زیادہ نظر آتا ہے جبکہ ذاتی مطالعہ و تحقیق نہ

---

[15]۔ ایضا،286۔　Ibid, 286.

[16]۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الرقاق، باب الجنۃ اقرب الی احدکم...، حدیث:6489، طبع، دار ابن حزم، بیروت۔
Al Jāmi Al Saḥiḥ lil Bukhārī, Kitāb ar Riqāq, bāb al Jannah aqrab ila aḥadikum, Hadees:6489, taba, Dar ibn Hazam, Beirut.

رکھنے والے نعت گو شعراء ان کی تقلید پر اکتفا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعد ازاں قدماء کی نسبت متوسطین اور متأخرین میں یہ میلان بتدریج کم ہوتا گیا ہے۔

اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے بطور نمونہ اکابر اور معروف نعت گو شعراء کے کلام سے اقتباسِ حدیث پر مبنی اشعار پیش خدمت ہیں۔

ا۔ کافی مرادآبادی: (م۔1858ء)

ے بروزِ جمعہ پڑھے جو درود اور صلوات — نہ ہووے کیونکر اُسے نارِ دوزخی سے نجات

درودِ جمعہ بلاواسطہ پہنچتا ہے — بگوشِ پاک جناب نبی ﷺ ستودہ صفات [17]

ان اشعار سے متعلق حدیث:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تمھارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ ہے۔۔۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ یقیناً تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"[18]

ے کیا وصف کروں صاحب کوثر ﷺ کی عطا کا — آیا ہی نہیں لب پہ کہیں حرف "نہیں" کا [19]

ابن المنکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی بھی "نہیں" نہیں فرمایا۔[20]

---

[17]۔ کافیؔ، مرادآبادی، ماہنامہ نعت، 41، طبع، اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔

Kāfī, MurādAbaadī, Māhnama e Naat, 41, taba, Azhar Manzil New Shalamār Colony, Multān Road, Lahore.

[18] ۔ نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی (مترجم)، دار السلام 2011ء، کتاب الجمعۃ، اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ، حدیث: 1375.

Nisāī, Aḥmad bin Shuaib, Sunan Nisāi (Mutarajim), Dar alsalam, 2011, Kitab al Jumma, Iksār as salāt alan nabi yaum al jumma ,Hadith: 1375.

[19]۔ کافیؔ، مرادآبادی، ماہنامہ نعت، 49، طبع، اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔

Kāfī, Murād Abādī, Māhnama e Naʿat, 49, taba, Azhar Manzil New Shalamar Colony, Multan Road, Lahore.

[20]۔ الجامع الصحیح للبخاری، حدیث: 6034.

Al Jāmi Al Saḥiḥ lil Bukhārī, Hadith:6034.

۲۔غلام سرور لاہوری:(م۔1890ء)

؎حدیث من رآنی خود ہیں جب فرما چکے حضرت خدا دیکھا ہے اُس نے جس نے روئے مصطفےٰ دیکھا[21]

اردو ادب میں اس روایت کا اقتباس ابتدائی طور پر جن شعراء کے ہاں ملتی ہیں ان میں مرزا رفیع سودا کا نام عیاں ہے،ان کا شعر ملاحظہ ہو:

مرزا رفیع سودا:(م۔1781ء)

؎حدیث من رآنی دال ہے اس گفتگو اوپر کہ دیکھا جس نے ان کو ان نے دیکھی شکل یزدانی[22]

البتہ یہ مشہور شعر حدیث میں تحریف معنوی کی ایسی قبیح مثال ہے کے بعد والے تقریبا سبھی شعراء نے من و عن منظوم کیا ہے۔شاعر نے جو مفہوم سمجھا وہ یہ ہے کہ گویا جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اس نے ذات حق کو دیکھا جبکہ خود اسی حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے بہر حال مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا ہے۔چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»[23]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے دیکھا۔کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔

اس حدیث پاک کو درج ذیل معروف اور استاد شعراء نے بھی اپنے اشعار میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے:

---

[21]۔ لاہوری،غلام سرور،دیوانِ نعتیہ کلیاتِ سرور،6،طبع،اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔
Lahorī, Ghulam, Sarwar, Deewān e Naʿatia Kuliyāt e Sarwar, 6, taba, Islāmiya Steam Press, Lahore.

[22]۔سودا،مرزا رفیع،کلیات سودا،جلد اول،224،طبع،منشی نامی نول کشور،کان پور،انڈیا۔
Sauda, Mirza Rafee, Kuliyāt e Sauda, Jild Awwal, 224, taba, Munshī Nami Naval Kishaur, Kaanpur, India.

[23]۔ الجامع الصحیح للبخاری،کتاب العلم،باب اِثم مَن کذب علی النّبیّ ﷺ،حدیث:110
Al Jāmi Al Saḥiḥ lil Bukhārī, kitab al ilm, ism man kazib…, Hadith:110

1۔ خلیل الدین حسن حافظؔ پیلی بھیتی

؎حدیث من رانی قد راٗ الحق سے ہوا ثابت   جمال حق دکھاتا ہے جمال حق نما تیرا[24]

۲۔امیر مینائی (م۔1900ء)

اردو نعت گو شعراء کے ذوق حدیث دانی کے حوالے سے امیر مینائی کا مندرجہ ذیل شعر لائق تحسین وداد ہے:

؎کیوں نہ آنکھوں سے لگاؤں میں حدیثوں کو امیرؔ   ہے مرے مرشد کا نامہ ہے مرے ہادی کا خط[25]

"ماعرفناک حق معرفتک "کے الفاظ پر مبنی امیر مینائی کا شعر دیکھیے:

؎ ماعرفناک سے مقصود تھا یہ حضرت کا   بے خبر اپنی حقیقت سے انسان نہ رہے[26]

((قال سيد العابدين والعارفين والشاكرين (صلى الله عليه وآله): لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك، وقال (صلى الله عليه وآله): ما عبدناك حق عبادتك، وما عرفناك حق معرفتك۔[27]))

۳۔ محمد عبدالسمیع بیدلؔ رامپوری (م۔1900ء)

؎مسلم میں حنظلہ سے ہے مروی کہ امر غیب   تھا کالمعاینہ ہمیں خیر الوریٰ کے پاس[28]

صحیح مسلم میں حضرت حنظلہ کی روایت کردہ حدیث کو شاعر نے کتنے اہتمام وخوبی سے اپنے شعر کی زینت بنایا ہے،ان کی علمی وفکری مہارت کا بین ثبوت ہے۔

---

24 پیلی بھیتی، حافظ، خلیل الدین حسن، نعت حافظ،90، طبع، مقبول اکیڈمی، چوک انارکلی، لاہور۔
Pīlī Bhītī, Khalīl ud Din Ḥasan, Naʿat e Ḥafiz, 90, taba, Maqbool Academy, Chown Anaarkali, Lahore.

25۔ امیرؔ مینائی، محامد خاتم النبیین ﷺ، 157، طبع، پیراماؤنٹ پبلشنگ انٹرپرائز، کراچی۔
Amīr Mināī, Maḥāmid e Khātam al Nabiyīn, 157, taba, paramount publishing enterprise, Karachi.

26۔ رحمانی، صبیح الدین، سید (مرتب)، اقبال کی نعت فکری واسلوبیاتی مطالعہ، 50، طبع، اکیڈمی بازیافت، اُردو بازار، کراچی۔
Reḥmānī Sabīḥ ud Din (Murattib) Iqbāl ki Naat Fikrī o Asloobiyatī Mutalia, 50, taba, Academy Bāzyāft, Urdu Bāzār, Lahore.

27۔ المجلسي، محمد باقر، بحار الأنوار، 23/68، طبع، داراحیاء التراث العربي، بیروت۔
Al Majlisī, Muhammad Baqir, Biḥār al Anwār, 23/68, taba, Dār al Ihyā Attiras Alarabī, Bierut.page , 11

28۔ ایضا، 31۔ Ibid, 31.

حضرت حنظلہ (بن ربیع) اُسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس طرح میرے پاس ہوتے اور ذکر میں لگے رہو تو تمہارے بچھونوں پر اور تمہارے راستوں میں فرشتے (آکر) تمہارے ساتھ مصافحے کریں، لیکن اے حنظلہ! کوئی گھڑی کسی طرح ہوتی ہے اور کوئی گھڑی کسی (اور) طرح۔" [29]

۴۔ محسن کاکوروی:(م۔1905ء)

تھا داغ فراق لن ترانی — مسرور وصال من رآنی [30]

ہے کس کو خطاب ایزدِ پاک — لَولَاکَ لَمَا خَلقتُ الافلَاکْ [31]

حدیث لولاک کو محسن کاکوروی کے علاوہ درج ذیل شعراء نے اپنے اشعار میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے:

1۔ فصیح اللہ، وفاؔ لکھنوی(م۔1913ء)

میں زار و نزار ہوں تجھ پہ فدا اے جانِ جہاں محبوب خدا — کیا شان تیری ہے صل علیٰ جو خدا نے کہا لولاک لما [32]

2۔ غریب سہارنپوری(م۔1927ء)

مصطفیٰ کو واسطے اپنے کیا خالق نے خلق — اور خلقت کو کیا پیدا برائے مصطفیٰ [33]

3۔ مہر محمد خان، ہمدمؔ(م۔1983ء)

---

[29]۔ قشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح للمسلم، طبع، دارالسلام، کِتَابُ التَّوبَةِ، بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ .....، حدیث: 6966 .

Al Qusherī, Muslim Bin Hajjāj, Al sahīh al Jāmi, taba, daralsalām, kitāb at tawbah, bab fazl dawām alzikr wal fikr fil amoor alakhirah, Hadees:6966.

[30]۔ کاکوروی، محسن، کلیاتِ محسن کاکوروی، 146، طبع، اترپردیش، اردو اکیڈمی، لکھنؤ۔

Kakorvī, Moḥsin, Kuliyāt e Moḥsin Kakorvī, 146, taba, Uttar Pradesh, Urdu Academy, Lakhnow.

[31]۔ ایضاً، 84۔ — Ibid , 84.

[32] وفاؔ، فصیح اللہ، لکھنوی، گنجینہ ءنعت وسفینہ ءنعت (حصہ دوم)، طبع، منشی فضل الدین تاجر کتب، کشمیری بازار، لاہور، 1897ء۔

Wafā, Faseeḥullah, Lakhnawī, Gunjeena e Naʿat o Safeena e Naʿat (Hissa e daum), 1, taba, Munshi fazal Uddin kakkay zayi tajir Kutub, Kashmirī Bāzār, Lahore, 1897.

[33] سہارنپوری، غریب، ماہنامہ نعت (جون، 1991ء)، 94، طبع، اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔

Sahāranpurī, Ghareeb, Mahnama e Naʿat (June,1991), 94, taba, Azhar Manzil, New shalamār colony, Multān Road, Lahore.

؎ پیدا نہ ہوتے آپ گر کچھ بھی نہ آتا یہ نظر آپ ہیں اصل کائنات آپ کا سب جہان ہے [34]

یہ حدیث لفظاً موضوع اور معنی صحیح ہے۔ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے:

"نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل آیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔" اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ میں دنیا پیدا نہ کرتا۔[35]

؎ پیدا ہوئے بادشاہ ذی جاہ آرائش تخت لی مع اللہ [36]

حدیث (لی مع اللہ) کو محسن کاکوروی کے علاوہ علامہ ضیاء القادری بدایونی نے بھی اپنے شعر میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے۔[37] ترجمہ: میرے اور اللہ کے درمیان کچھ خاص اوقات ہوتے ہیں، جہاں کوئی فرشتہ بھی پَر نہیں مار سکتا، اور جہاں کوئی نبی مرسل یعنی جبریل علیہ السلام بھی نہیں جا سکتے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق یہ حدیث نہیں، صوفیاء کا کلام ہے، اسی طرح محمد امیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں یہ احادیث میں نہیں ملی، اس لئے اسے آپ ﷺ کی جانب منسوب کرنا درست نہیں ہے۔[38]

؎ وہ روز ازل کا سعد اکبر وہ اول ما خلق کا مظہر [39]

---

[34] ہمدم، مہر محمد، خان، مُصحفِ ہمدم، 49، طبع، مکتبہ ہمدم، چھانگا مانگا، ضلع لاہور۔
Hamdam, Mehr Muhammad Khān, Mushaf e Hamdam, 49, taba, Maktaba e hamdam, Changa Manga, Lahore.

[35] ۔ القاری، ملا علی، الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، موضوعات کبیر (اردو)، 1/ 267، طبع، نعمانی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور۔
Al Qārī, Mulla Ali, Alisrār Almarfoa fil Akhbār Almaudua, Mauzuāt e Kabir(urdu), 1/267, taba, numani kutub khana, urdu bazar, Lahore.

[36] ۔ کاکوروی، محسن، کلیاتِ محسن کاکوروی، 86،
Kākorvī, Moḥsin, Kuliyat e Moḥsin Kākorvī, 86,

[37] ۔ بدایونی، ضیاء القادری، خزینہ بہشت، 20، طبع، مشہور آفسٹ پریس، کراچی۔
Badāyunī , Ziya ul Qādri, Khazeena e Bahisht, 20, taba, Mashoor officet press, Karachi.

[38] ۔ المصنوع، 151، ت: عبد الفتاح ابو عذة ، مكتب المطبوعات الاسلامية۔ بیروت، الطبعۃ الاولی، 1389ھ۔ حدیث: 259.
Al masnoou, 151, Abdul Fataah Abu Izza, Maktab Al Matbooat al Islamiya, Beirut, Tabatul Ulaa, Hadees:259

[39] ۔ کلیاتِ نعت محسن کاکوروی، 139۔

۶۔غریب سہارنپوری(م۔1927ء)

؎کہا یارب ھب لی امتی جب رو کے حضرت نے ہولا تقنطوا من رحمة الله تاج امت کا[40]

۷۔حسن رضا بریلوی:(م۔1908ء)

؎کہیں گے اور نبی اِذھَبُوا اِلٰی غَیرِی مرے حضور کے لب پر اَنَا لَہَا ہوگا [41]

؎اَنَا لَہَا سے وہ بازار کسمپرساں میں تسلیٔ دل بے اختیار کرتے ہیں[42]

۸۔احمد رضا بریلوی(م۔1921ء)

؎نہ عرش ایمن نہ اِنِّیْ ذَاھِبٌ میں میہمانی ہے نہ لطف اُدْنُ یَا اَحمد نصیبِ لَنْ تَرَانِیْ ہے[43]

حدیث پاک(ادن منی/ادن یا احمد) کو احمد رضا بریلوی کے علاوہ درج ذیل شعراء نے اپنے اشعار میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے:

ا۔خلیل الدین حسن، حافظ پیلی بھیتی(م۔1929ء)

؎اُدن منی اُدنُ منی تھا خطاب کردگار رب ھب لی اُمتی تھا اپنے سرور کا جواب[44]

۲۔حفیظ تائب(م۔2004ء)

Kuliyāt e Naʿat Moḥsin Kakorvī, 139.

40۔ سہارنپوری، غریب، ماہنامہ نعت(جون، 1991ء)، 75، طبع، اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔

Sahāranpuri , Ghareeb, Māhnama e Naʿat (June,1991), 75, taba, Azhar Manzil, Multan Road, Lahore.

41۔ حسنؔ، رضا خان، بریلوی، ذوق نعت، 40، طبع، شبیر برادرز، زبیدہ سنٹر، اُردو بازار، لاہور۔

Ḥassan, Raza Khan, Barelvī, Zauq e Naat, 40, taba, Shabeer Brothers, Zubaida Centre, Urdu baazar, Lahore.

42۔ ایضا، 141۔

Ibid, 141.

43۔ بریلوی، احمد رضاؔ خان، حدائق بخشش، حصہ اول، 67، طبع، فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور۔

Barelvī, Aḥmed Raza, Ḥadaiq e Bakhshish, Hissa awal, 67, taba, Fareed Bookstall, Urdu bazaar, Lahore.

44 پیلی بھیتی، حافظ، خلیل الدین حسن، نعت حافظ، ص110

Peelī Bheetī, Ḥāfiz, Khalil ud Din Ḥassan, Naʿat e Hāfiz, 110,

؎ حق لامکاں میں اُس کی ثنا کا تائبؔ طلب گار　　　　تھا اُدنُ منیِ فرمانِ داور، اللہ اکبر [45]

۳۔ محمد حنیف نازشؔ قادری (م۔2022ء)

؎ لامکاں سے اُدنُ مِنّی کی صدا آنے لگی　　　　جب مکانیت کی حد میرے نبی ﷺ نے پار کی [46]

کثیر تتبع کے بعد یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملی اور نہ ہی سندِ صحیح کے ساتھ اور نہ ہی ضعیف یا موضوع کے ساتھ صرف علامہ قسطلانی نے ہی ذکر کی ہے اور اِس روایت پر علماء نے ضعف کا حکم لگایا ہے۔ جبکہ بعض دیگر محققین نے اِس روایت کو موضوع بھی کہا ہے۔

ترجمہ: ''پھر اچانک عرشِ اعلیٰ کی طرف سے نداء آئی، اے سب سے بہتر قریب ہو، اے محمد قریب ہو اے محمد قریب ہو، تاکہ وہ اپنے حبیب کے قریب ہو جائے، پھر میرے رب نے مجھے قریب کیا'' [47]

؎ کھلے کیا راز محبوب و محب مستانِ غفلت پر　　　　شرابِ قدؔرای الحق زیب جامِ مَنْ رَاٰنِیْ ہے [48]

؎ مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی　　　　ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے [49]

اس حدیث کو بھی احمد رضا بریلوی کے علاوہ فقیر ضیاء القادری نے بھی اپنے شعر میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے۔

اِس روایت کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

ترجمہ: حضرت نافع حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[45] حفیظ تائب، کلیاتِ حفیظ تائب، 158، طبع، القمر انٹرپرائزز، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔
Taib, Ḥafeez, Kuliyat e Hafīz Taib, 290, taba, Al Qamar Enterprise, Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore.

[46] نازشؔ، محمد حنیف، قادری، نعت ہوئی، 67، طبع، انٹرنیشنل نعت مرکز (رجسٹرڈ) اُردو بازار، لاہور۔
Nāzish, Muhammad Ḥanīf, Qādrī, Naʿat Huwi, 67, taba, International Naat Markaz (Registered), Urdu bazar, Lahore.

[47] قسطلانی، احمد بن محمد، المواہب اللدنیہ، 482/2، طبع، دار الفکر، بیروت، 1980ھ۔
Qustulānī, Aḥmad bin Muhammad, Al Mawāhib liddunniyah, 482/2, taba, Dār al Fikr, Beirut, 1980 Hijri.

[48] نازشؔ، محمد حنیف، قادری، نعت ہوئی، ص67
Nāzish, Muhammad Hanīf, Qādrī, Naʿat Huwi, 67

[49] ۔ ایضاً، 72۔
Ibid, 72.

جس شخص نے قبر کی زیارت کی تو اُسکے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔[50]

۹۔ پیر مہر علی شاہ:(م۔1937ء)

مہرِ علیؒ ہے حُبِّ نبیؐ اور حُبِّ نبیؐ ہے مہرِ علیؒ — لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا[51]

۱۰۔ علامہ اقبال(م۔1938ء)

ماعرفنا نے چھپا رکھی ہے عظمت تیری — قابِ قوسین سے کھلتی ہے حقیقت تیری[52]

۱۱۔ سید محمد کچھوچھوی:(م۔1961ء)

مَن رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَایَ الْحقَّ — اس میں شک کیا ہے اس میں حیرت کیا[53]

سرورا شاہا کریما، دستگیرا دل نوازا — مجھ کو بھی مل جائے صدقہ، رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِیْ کا[54]

۱۲۔ حامد حسن قادری:(م۔1964ء)

صاحب لولاک آیہ ءرحمت — ظلِ الٰہی سایہ ءرحمت[55]

۱۳۔ فقیر ضیاء القادری(م۔1970ء)

---

[50]۔ البیہقی، احمد بن حُسین، شعب الایمان، طبع، دار المعرفہ، بیروت، 1422ھ، حدیث:4159.
Al Bayhaqī, Aḥmad bin Hussain, Shuab al Imān, taba, Dar al Maarifa, Beirut, 1422 Hijri, Hadees:4159.

[51]۔ مہر علی، شاہ، پیر، مراۃ العرفان، 19، طبع، کتب خانہ درگاہِ غوثیہ مہریہ، گولڑہ شریف، اسلام آباد۔
Mehr Ali, Shah, Mirāt ul Irfan, 19, taba, Kutub Khāna Dargah e Ghousia Mehria, Golra shareef, Islamabad

[52]۔ اقبال کی نعت فکری واسلوبیاتی مطالعہ، 50.
Iqbāl ki Naʿat Fikrī o Asloobiyātī Mutālia, 50

[53]۔ کچھوچھوی، سیّد محمد، فرش پر عرش، 13، طبع، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی۔
Kichouchhwī, Sayyed, Muhammad, Farsh Par Arsh, 13, taba, Maktaba e Simnāni, Firdous Colony, Karachi .

[54]۔ ایضاً، 105۔ Ibid, 105.

[55]۔ قادری، حسن، حامد، بیاض نعتیہ، 38، طبع، قادری اکیڈمی 595-اے، گلشنِ اقبال، بلاک 3، کراچی۔
Qādrī, Ḥassan, Ḥamid, Biyād e Naʿatia, 38, taba, Qadrī Academy, 595-A, Gulshan e Iqbāl, Block 3, Karachi.

؎ زبان صدیق خود ہے شاہد یہ مستند ہی کلام ان کا　　　پس حجابات لی مع اللہ ہے نزد باری مقام ان کا [56]

؎ نصیب زوار قبر اطہر علانیہ ہے شفاعت ان کی　　　حدیث من زار تربتی ہے جناں بداماں پیام ان کا [57]

؎ ایکم مثلی کی یہ شرح ابد آثار ہے　　　کوئی عالم میں نظر ان کی مثال آتا نہیں [58]

اس حدیث کو فقیر ضیاء القادری کے علاوہ خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی نے بھی اپنے شعر میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے [59]

؎ حقیقت میں یہ مطلب تھا حدیث من رآنی کا　　　خدا بیں ہوں نگاہیں گر جمال مصطفیٰ دیکھیں [60]

۱۴۔ درد کاکوروی: (م۔1972ء)

؎ نور دندانِ مبارک کا ہے وہ نورِ مبیں　　　عائشہ نے سُوئی کھوئی ہوئی پائی بہ زمیں [61]

۱۵۔ سید محمد یوسف عزیز: (م۔1975ء)

؎ جمال من رآنی، دولت حسن رالحق ہے　　　کہ ہے کشت سے مالا مال دامن سر وحدت کا [62]

۱۶۔ حافظ مظہر الدین مظہر (م۔1981ء)

56۔ بدایونی، ضیاء القادری، خزینہ بہشت، 20، طبع، مشہور آفسٹ پریس، کراچی۔
Badāyunī, Ziā ul Qādri, Khazeena e Bahisht, 20, taba, Mashoor officet Press, Karachi

57۔ بدایونی، ضیاء القادری، خزینہ بہشت، 21۔
Badāyunī, Ziā ul Qādri, Khazīna e Bahisht, 21

58۔ ایضاً، 200۔
Ibid, 200.

59۔ پیلی بھیتی، حافظ، خلیل الدین حسن، نعت حافظ، ص104
Peelī Bheetī, Hafiz, Khalil ud Din Hassan, Naʿat e Hāfiz, 104

60۔ ایضاً، 209۔
Ibid,209.

61۔ درد کاکوری، درد کا درماں، 48، طبع، ایجوکیشنل پریس، کراچی، 1967ء۔
Dard Kākurvī, Dard kā Darmān, 48, taba, Educational Press, Karachi.

62۔ یوسف عزیز، سید، محمد، نغمۂ عندلیب، 60، طبع، شعبہ نشر واشاعت حضرت خواجہ عزیز الاولیاء، سلیمانی ٹرسٹ، کراچی۔
Yusuf Azeez, Sayyed, Muhammad, Nagma e Andalīb, 60, taba, Shuba e Nashr o Ishaat Hazrat Khwaja Azeez ul Awliya, Suliemanī Trust, Karachi.

ے اُدن منی سے کھلا ہم پر یہ عقدہ نور کا — بے محابا تھا شب معراج جلوہ نور کا[63]

ے من رانی فقد را الحق گفت — خاتم انبیاء نگارِ حرم[64]

۱۷۔ محمد مرغوب اختر الحامدی(م۔1981ء)

ے ادن یا احمد آتی ہے صدا پردے سے — ادب و ناز سے محبوب کا بڑھنا دیکھو[65]

ے یہ ادا، یہ طور، یہ انداز شاہِ دوجہاں — ہو بہو گویا سراپائے حسین لامکاں

جیسے شمع من رانی قد رأی الحق ضوفشاں — صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں

خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا[66]

۱۸۔ واصف علی واصف(م۔1993ء)

ے من رانی کا مدعا چہرہ — صورت حق کا آئینہ چہرہ[67]

ے السلام اے رازِ الا اللہ در شکل بشر — السلام اے فقر فخری سید صحرا نشیں[68]

حدیث (الفقر فخری) کو واصف علی واصف کے علاوہ درج ذیل شعراء نے اپنے اشعار میں بطور اقتباس ذکر کیا ہے:

ا۔ آزاد بیکانیری(م۔1921ء)

ے سیر ہو کر کبھی کھاتا نہیں اللہ اللہ — فقر فخری کا وہ ارشاد سنانے والا[69]

63۔ مظہر الدین، حافظ، کلیاتِ مظہر، 595، طبع، ارفع پبلشرز، اردو بازار، لاہور۔
Mazhar ud Dīn, Ḥāfiz, Kuliyāt e Mazhar, 595, taba, Arfa Publishers, Urdu Bazaar, Lahore.

64۔ مظہر الدین، حافظ، کلیاتِ مظہر، 342۔
Mazhar ud Din, Hāfiz, Kuliyāt e Mazhar, 595342.

65۔ مرغوب اختر الحامدی، محمد، نعت محل، 78، طبع، مکتبۃ الرضاء، ٹکسالی گیٹ، لاہور۔
Margoob, Akhtar alḥamidī, Muhammad, Naʿat Maḥal, 78, taba, Maktaba arRizaa, Taxali Gate, Lahore.

66۔ ایضاً، 105۔ Ibid, 105.

67۔ واصف علی واصف، ذکرِ حبیب، 31، طبع، کاشف پبلی کیشنز، جوہر ٹاؤن، لاہور۔
Wāsif Ali Wāsif, Zikr e Habib, 31, taba, Kashif Publications, Johar Town, Lahore.

68۔ ایضاً، 39۔ Ibid, 39.

69۔ بیکانیری، آزاد، ماہنامہ نعت، ستمبر 1990ء، 36، طبع، اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔

۲۔ جمیل نقوی (م۔1999ء)

اللہ اللہ عجب لوگ تھے وہ پاک نفس فقر پر فخر کیا اور غنا تک پہونچے[70]

۱۹۔ خادمی اجمیری (م۔1996ء)

الفقر فخری کا مظہر، اور تاج ورِ قوسین و دنی یہ رغبت خاک نشینی ہے، وہ عظمت شانِ سلطانی[71]

۲۰۔ حفیظ تائب (م۔ 2004ء)

سجھا کے نکتہ خیر الامور اوسطھا مجھے توازنِ فکر و نظر دیا تو نے[72]

عصری تطبیق

ہماری اردو نعتیہ ادبی تاریخ کا عمیق مطالعہ اس بات کی تائید کرتا ہے کہ نعتیہ شاعری میں اقتباس حدیث کا رجحان کم یا زیادہ بہر حال شعری روایت کا اہم ترین جزو رہا ہے، جبکہ معاصر نعتیہ شاعری میں یہ رجحان تقریباً دم توڑ چکا ہے۔ جب کہ اہل فکر و نظر جاتے ہیں کہ حدیث و سیرت نعت کے بنیادی فکری و نظریاتی آخذ ہیں لہٰذا ان مراجع سے استفادہ ہر نعت گو کے لیے ناگزیر اہمیت کا حامل ہے۔ موجودہ سائنسی اور مادیت زدہ فضا اگرچہ جدت پر مبنی افکار وخیالات سے مملو ہے اور معاصر ادب بھی کسی نہ کسی طور اس کی زد میں ہے لیکن بایں ہمہ قرآن اور حدیث سے شعوری واعتقادی سطح پر جڑے بغیر کوئی بھی نعت گو شاعر تسلی بخش نعتیہ تخلیقی تجربے کا حامل نہیں ہو سکتا ہے۔ مزید برآں

Bekanerī, Azaad, Māhnama e Naʿat, September 1990, 36, taba, Azhar Manzil, New Shalamar colony, Multan Road, Lahore.

70 ۔ نقوی، جمیل، ارمغانِ جمیل، 109، طبع، ایلیٹ پبلیشرز لمیٹڈ، کراچی۔

Naqwī, Jameel, Armaghān e Jamīl, 109, taba, Elite Publishers Limited, Karachi

71 ۔ اجمیری، خادمی، نکہت و نور، 72، طبع، بزمی فروغ ادب، سادات منزل، نزد روپ محل، حیدر آباد۔

Ajmerī, Khādmī, Nikhat O Noor, 72, taba, Bazm e faroog e Adab, Sadāt Manzil, Nazd roop Mahal, Hyderabad.

72 ۔ تائب، حفیظ، کلیاتِ حفیظ تائب، ص290

Tāib, Hafeez, Kuliyāt e Hafīz Tāib, 290

ایک عام شاعر اور خالص نعت گو شاعر میں یہ فرق بھی ہونا چاہیے کہ اس کی نظر اپنے ممدوح و محبوب کی ذات وصفات سے جڑے فکرو دانش کے منابع اس کی دسترس میں ہوں اور وہ ان سے بھرپور استفادہ کی اہلیت بھی رکھتا ہو۔

نتیجہ بحث

پیش نظر تحقیقی مطالعہ اسلامی شعری وادبی روایت میں قرآنی آیات خصوصاحدیث اور سیرت طیبہ کے لفظی ومعنوی اقتباس کی اہمیت پر مبنی ہے جو اس کی شرعی وشعری معنویت کو اجاگر کرتا ہے۔

اس اجمالی تحقیق میں ایک طرف شعر میں آیت قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظی ومعنوی اقتباس کا جواز ثابت کیا گیا ہے جب کہ دوسری طرف اس کے دلائل اکابر ائمہ امت اور عملی واطلاقی مثالوں سے بھی پیش کر دیئے گئے ہیں۔

صحابہ کرام کی شاعری کے علاوہ عربی فارسی اور اردو ادب کے سر کردہ اور بزرگ ترین شعراء کے کلام سے منتخب نمونے بھی بطور سند اس کے محتویات میں شامل ہیں۔ اسلامی تاریخ کے تمام ادبی ادوار میں اہل علم شعراء حسب استعداد اقتباس بالحدیث کے عامل وداعی رہے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ متاخرین شعراء کرام خصوصا معاصر جدید شاعری کے نمائندہ اہل فکر وفن نہ صرف اس دانش افروز کلاسیکل روایت کی حوصلہ افزائی کریں بلکہ عملی طور پر بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے ایک اہم علمی وادبی روایت کے احیاء واجرا کا سامان فراہم کریں۔

اس مطالعہ ومقالہ کے مندرجات اس پہلو سے بھی جہت نما ہو سکتے ہیں کہ نعتیہ ادب پر تحقیق کرنے والے ان امور کی طرف متوجہ ہوں اور نئے نئے تنقیدی وتحقیقی پہلو دریافت کرتے ہوئے فکرو دانش کے ابواب وا کریں۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License